شئون علمیہ

امراضِ دماغی میں ہندوستانی دوائیں احمد آباد کے شفاخانۂ امراضِ دماغی کے ایک ڈاکٹر۔ آر۔ اے۔ رحیم نامی ہیں جنہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ امراضِ دماغی کے علاج میں قدیم ہندوستانی ادویہ کس طرح مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یہ دنیا کے ڈاکٹروں کے لئے ایک لمحۂ فکر یہ ہے کہ قدیم دوائیں قابل غور و توجہ ہیں۔

ڈاکٹر رحیم صاحب نے فیصلہ کیا کہ وہ بعض جڑی بوٹیوں کی آزمائش کریں گے جن کا ذکر آیورویدک میں آتا ہے۔ ان کو ایک قدیم مخطوطہ ملا جو کوئی دو ہزار برس کا خیال کیا جاتا ہے ان جڑی بوٹیوں کو اب تک آزمایا نہیں گیا تھا اگرچہ آیورویدک میں ان کا ذکر برابر چلا آتا ہے

ڈاکٹر صاحب موصوف نے دماغی امراض کے ۱۴۶ مریضوں کو علیحدہ کیا۔ ان میں وہ مریض بھی شامل تھے جو اپنے آپ کو کوئی دوسری شخصیت سمجھنے لگے تھے۔ وہ بھی تھے جو اختناق کے مرض میں مبتلا تھے اسی طرح دوسرے سنگین امراض کے مریض تھے۔ ان سب کو ڈاکٹر صاحب نے تین گروہوں میں تقسیم کیا۔ ہر گروہ کے واسطے علیحدہ علاج تجویز کیا۔

ایک گروہ کا علاج انھوں نے برق سے کیا۔ یہ طریقہ علاج دنیا بھر میں معیاری سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے گروہ کا علاج صرف آیورویدک نباتی دواؤں سے کیا۔ تیسرے گروہ کے علاج میں انھوں نے دونوں طریقوں سے کام لیا۔

نتائج حیرت انگیز حاصل ہوئے پہلے گروہ کے مریضوں میں شفایابی کی شرح کوئی ۳۰ فی صد رہی۔ ایورویدک دواؤں والے گروہ میں شفایابی ۵۰ فی صد رہی۔ اور تیسرے گروہ میں جس کا علاج دونوں طریقوں سے کیا گیا شفایابی حیرت انگیز طریقے پر ۸۰ فی صد رہی۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ امراضِ دماغی کے علاج میں ایورویدک دواؤں کی

قدر و قیمت کے صحیح اندازے کے لئے مزید تجربے اور مطالعہ کی ضرورت ہے۔

بایں ہمہ ڈاکٹر رحیم کے حاصل کردہ نتائج نے بہت کچھ رجائیت پیدا کر دی ہے۔ بالخصوص اس مرض کے علاج میں جس میں مریض "منقسمہ شخصیت" کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ دماغی خلل کثیر الوقوع ہے اور اس کے علاج سے معیاری طریقے عاجز ہیں۔

اگر ایورویدک دوائیں توقع کے مطابق کامیاب رہیں تو طب جدید میں ماضی سے استفادہ کی یہ پہلی مثال نہ ہوگی۔ چنانچہ دھتورا خاندان کے پودوں میں آتو بھی ہے ان پودوں کو وسطی امریکہ کے باشندے خواب آور کی حیثیت سے استعمال کرتے تھے۔ اس کے بعد کہیں سائنس دانوں کو معلوم ہوا کہ ان میں ٹروفین اور بلاڈونا جیسی قوی دوائیں موجود ہیں۔

اٹھارہویں صدی میں دنیا کو معلوم ہوا کہ سنکونا درخت کی چھال میں کونین ہے حالانکہ جنوبی امریکہ کے باشندے صدیوں سے ملیریا کے علاج میں اسے استعمال کر رہے تھے اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں۔ بلقان کے باشندوں میں روایتی طریقہ زخموں کے علاج کی یہ صورت تھی کہ وہ زخموں پر پھپھوندلگی روٹی باندھ دیتے تھے۔ کیوں کہ ایسی باسی روٹی میں تعدیہ دور کرنے کی طاقت ان جراثیم کش اشیاء سے حاصل ہوتی ہے جو پھپھوند سے پیدا ہوتی ہیں۔

روٹی کی ایسی ہی پھپھوند سے وہ مشہور دوا تیار کی گئی جو آج پینسلین کے نام سے روزمرہ کی چیز ہے۔ صرف یہی نہیں ٹیرامائی سین جیسی دوا بھی اسی پھپھوند نے ہم کو دی ہے

ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج کل تحقیقی اداروں میں یہ خیال عام ہو چلا ہے کہ بیسویں صدی کی طب کے لئے قدیم دوائیں کیسی ہی عجیب اور نامانوس کیوں نہ ہوں ان سے اہم انکشافات ہو سکتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر رحیم کی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے۔ اس لئے مختلف طریقہ ہائے علاج کو ممزوج کیا جا سکے تو اس سے امراض کے مقابلے کے لئے ایک قوی ہتھیار ہاتھ آجائے گا۔

ڈاکٹر والڈیمار کامفرٹ، جو "نیویارک ٹائمس" کے سائنس ایڈیٹر ہیں، بڑودہ میں انڈین سائنس کانگرس کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ انھوں نے نیویارک ٹائمس میں ڈاکٹر رحیم کے تجربات کا خلاصہ شائع کیا ہے اور مغربی ڈاکٹروں کو امراض دماغی کے علاج میں ہندوستانی ادویہ کی قدر وقیمت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ڈاکٹر کامفرٹ نے لکھا ہے کہ

"اس مکلہ کو ڈاکٹر رحیم کی وکالت مقصود نہیں۔ صرف اس امر کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ایورویدک دوائیں جو ہندوستان میں بآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مغربی اداروں میں ان کی کامل تحقیق کی جائے تاکہ دماغی خلل والوں کو نفع پہنچ سکے۔"

جاپان میں اعداد پر مباحثہ جاپان کی کونسل آف سائنس نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ستمبر میں بین قومی انجمن ریاضی دانان کی طرف سے بمقام ٹوکیو "نظریہ اعداد" پر ایک مباحثہ منعقد ہوگا۔ جاپانی اور غیر ملکی ریاضی داں اس میں حصہ لیں گے۔ اس مباحثہ کی تجویز بین قومی انجمن ریاضی دانان نے گزشتہ اگست میں اپنے اجلاس ہیگ میں کی تھی۔

تفسیر مظہری عربی

علماء طلباء اور عربی مدرسوں کے لئے شاندار تحفہ

مختلف خصوصیتوں کے لحاظ سے "تفسیر مظہری" تفسیر کی تمام کتابوں میں بہترین سمجھی گئی ہے بلکہ بعض حیثیتوں سے اپنی مثال نہیں رکھتی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس عظیم الشان تفسیر کے بعد کسی تفسیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ امام وقت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا یہ عجیب وغریب نمونہ ہے اس بے مثال کتاب کا پورے ملک میں ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔ شکر ہے کہ برسوں کی جدوجہد کے بعد آج ہم اس لائق ہیں کہ اس متبرک کتاب کے شایع ہونے کا اعلان کرسکیں۔

ہدیہ غیر مجلد:۔ جلد اول ستائیس روپے۔ جلد ثانی ستائیس روپے۔ جلد ثالث آٹھ روپے۔ جلد رابع پانچ روپے۔ جلد خامس ستائیس روپے۔ جلد سادس آٹھ روپے۔ جلد سابع ساتھ روپے۔ جلد ثامن ساتھ روپے۔ جلد تاسع پانچ روپے۔ جلد عاشر پانچ روپے۔ ہدیہ کامل دس جلد چھیاسٹھ روپے۔ رعایتی ساٹھ روپے